شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق قدس سرہ (انوار)

اپنے دور کے بہترین معلّم

اُن کے تدریسی افادات اور تحقیق و معارف کی اشاعت لائقِ تحسین اقدام ہے

شیخ الحدیث مولانا محمد سرفراز خان صفدر صدر مدرس مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ

مبسملاً و نحمد لاً و مصلّیاً و مسلّماً۔ امّا بعد!

اسلام کا مدار اور اساس قرآنِ حکیم کے بعد حدیث شریف ہے۔ حدیث کی تشریح کے بغیر فہمِ قرآنِ کریم ناممکن ہے۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے حضرات محدثین کرامؒ اور حضرات فقہاء عظامؒ کو کہ انہوں نے اپنی زندگیاں حدیث کی خدمت کے لیے وقف کیں۔ ایک گروہ نے سند روایت اور راستہ کی حفاظت کی اور دوسرے طبقہ نے متن، درایت اور منزل کی نگرانی کی اور امت کے لیے سہولت پیدا کر کے دین کو سمجھنا اور اس پر چلنا آسان بنا گئے۔ علم حدیث کی بیشمار کتابیں ہیں ان میں چھ کتابیں صحاحِ ستہ کے نام سے مشہور ہیں۔ ان میں ایک سنن ترمذی ہے جو اپنے نرالے اندازِ بیان اور فوائد کے لحاظ سے بقیہ کتب سے ممتاز ہے۔ جن میں سے بعض یہ ہیں۔

(۱) حضرت امام ترمذیؒ نقل کردہ تمام احادیث کے بارے اِلّا ماشاءاللہ تعالیٰ صحیح، حسن، صحیح غریب، حسن غریب وغیرہ کے الفاظ سے حدیث کے صحت و سقم کے بارے اپنی دانست کے مطابق رائے بیان فرما دیتے ہیں (۲) وفی الباب عن فلاں ... الخ فرما کر یہ واضح فرما دیتے ہیں کہ اس باب اور اس مضمون کی حدیث فلاں فلاں صحابی سے بھی مروی ہے، جس سے باب کی، حدیث کی تقویت کے علاوہ کھوج لگانے والے کے لیے کافی آسانی پیدا ہو جاتی ہے کہ وہ ان دیگر روایات کی جستجو بھی کرتا اور کر سکتا ہے (۳) جب حدیث کا ضعف بیان فرماتے ہیں تو اس کی سند میں متکلم فیہ راوی کی نشاندہی فرما کر حضرات محدثین کرامؒ سے اس پر جرح نقل کرتے ہیں جس سے متعلم کو فائدہ حاصل ہوتا ہے۔

(۴) کم و بیش ہر اختلافی حدیث کے بارے فقہی مذاہب بیان فرماتے ہیں کہ فلاں امام کا اس کے بارے میں یہ نظریہ ہے اور فلاں کی یہ رائے ہے۔ گویا ایک ساتھ روایت اور درایت، سند اور متن کا مفہوم سامنے آجاتا ہے۔ اس کے علاوہ اور بہت سے فوائد ہیں، یہ تو مشتے نمونہ از خروارے ہے۔

ترمذی کی بے شمار شروح اور حواشی ہیں جن کا اجمالی اور سرسری تذکرہ بھی خاصا وقت خور ہے۔ اکثر مدارس میں مسالک اور مذاہب کی بیشتر تحقیق ترمذی کی تدریس ہی میں ہوتی ہے۔ طلبہ کرام کی سہولت کے لیے اُردو زبان میں بھی اس کی شرح وقت کی اہم ضرورت تھی اور ہے۔ اللہ تعالیٰ جزاءِ خیر عطا فرمائے اُن حضرات کو خصوصاً حضرت مولانا سمیع الحق صاحب دام مجدہم اور حضرت مولانا عبدالقیوم صاحب حقانی دام مجدہم کو جنہوں نے کہنہ مشق اُستاذ اور اپنے دور کے بہترین معلّم اور نمونۂ سلف شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق صاحب دامت برکاتہم کی تقریر ترمذی کو مرتب کر کے مزید حواشی سے مزین کر کے زیورِ طباعت سے آراستہ کیا ہے۔ راقم اثیم نے اس کا تھوڑا سا حصہ دیکھا ہے مگر دیگ کا ایک دانہ بھی بقیہ دانوں کی حالت پر دال ہوتا ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو حضرت ممدوح کے لیے ذخیرۂ آخرت بنائے اور جملہ معاونین اور مُرتبین کو نیک صلہ عطا فرمائے اور طلبۂ علم کے لیے اسے روشنی کا مینار بنائے اور اس سے استفادہ کرنے کا موقع بخشے۔ آمین ثم آمین۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ رسولہٖ خاتم
الانبیاء والمرسلین وعلیٰ آلہٖ
واصحابہٖ واتباعہٖ الیٰ یوم الدّین۔
آمین یا ربّ العٰلمین۔